PERCIVAL DAVID FOUNDATION OF CHINESE ART

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا ایکدن محبوب میرا
کرونگا دُور اس مہ سے اندھیرا — دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — سُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَا

ہفتہ وار اخبار جوہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر و پروپرائیٹر خاکسار قاسم علی

جلد ۲ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۱۷ء | نمبر ۳۳

دارالامان کی خبریں

آجکل حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت کچھ ناساز ہی رہتی ہے اللہ تعالیٰ صحت کاملہ سے رکھے۔

جمعرات یکم اگست سے موسم کا یہ حال ہے کہ ہر روز کچھ نہ کچھ بارش ہو جاتی ہے۔

مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر ٹی۔ آئی ہائی سکول شملہ تشریف نہیں لیگئے آجکل آپ قائم مقام سکرٹری انجمن احمدیہ کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور سان کے ساتھ مولوی فاضل محمد اسمٰعیل صاحب (ب) سید محمد اسحٰق صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب بمبئی برائے تبلیغ سلسلہ تشریف لیگئے ہیں۔

عنقریب ظفر وال آریوں سے بہاری مباحثہ ہے جناب میر قاسم علی صاحب اور مولوی عبید اللہ صاحب کو جانے کا حکم ہوا ہے۔ (چراغ)

سیکھواں میں سکھوں سے احمدیوں کا مباحثہ ہوا کہتے ہیں کافی رونق تھی۔

نامہ لنڈن

ایک خاندان کا مشرف بہ اسلام ہونا

الحمد للہ کہ ایک خاندان جس کو ایک عرصہ سے اسلام کی طرف تحریک کر رہا تھا اور قاضی عبداللہ صاحب اور مفتی صاحب سے بھی کئی دفعہ تبلیغ کرائی تھی آخر خدا کے فضل سے بطیب خاطر حضرت مفتی صاحب کے ہاتھ پر داخل اسلام ہوا پہلے نام یہ ہیں۔ مسٹر ای ٹالو مسٹی مسز ای مسٹی۔ مس جے مسٹی۔ ایڈورڈ مسٹی۔ مسز کے ری گن۔ مس مسٹی وک۔ مسٹر ہنری وگ ٹانکی۔ اسلامی نام عبداللہ۔ آمنہ۔ جمیلہ۔ احسن۔ حسینہ۔ فاطمہ عبدالرحمٰن رکھے گئے ایک لڑکا اور لڑکی ابھی چھوٹے ہیں کل نو کس ہوئے اللھم زد فزد۔ اس اسلامی مشن کے متعلق جو خاص شہر لنڈن میں کام کر رہا ہے تمام خط و کتابت بنام مفتی محمد صادق صاحب ہونی چاہئے۔ اسلامی رسائل تقسیم کئے جاتے ہیں پادریوں کا رد کیا جاتا ہے لیکچر دئے جاتے ہیں اور مباحثات ہوتے ہیں خط و کتابت کے ذریعہ ہی تبلیغ ہوتی ہے اور ہر طرح سے خدمت دین اسلام ایک مرکزی مقام پر بڑے زور کے ساتھ جاری ہے والسلام

خاکسار عبدالمحی عرب مولوی فاضل جون ۱۷

نامہ لنڈن نمبر ۲ - اگرچہ انگلستان میں زیادہ تر مادیت اور دہریت بھری ہوئی ہے۔ تاہم ایسی سعید روحیں بھی ہیں جو سمجھانے سے حق کو قبول کرتی ہیں قاضی عبداللہ صاحب ایک انگریز کو تبلیغ کر رہے تھے آخر انہوں نے اگلے دن حق کو قبول کیا اور رسول پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا تحریری اقرار کیا۔

ایک صاحب جنکا نام مسٹر ہومز ہے حضرت مفتی صاحب کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اسلامی نام الہ دین رکھا گیا۔ سنا گیا ہے کہ آسٹریا میں ایک شخص نے مسیح ہونیکا دعویٰ کیا ہے کہتا ہے کہ میں صلح کرانے کے واسطے آیا ہوں۔ آج لنڈن کے ایک مشہور سیر گاہ میں میلہ ہے جہاں لنڈن کی آبادی کا بڑا حصہ جمع ہو رہا ہے زیادہ تر جھولے تفریح کے واسطے ہیں اور نشانہ چوٹ کر اشیاء خریدنے کا جوا بہت کثرت سے ہو رہا ہے موسم خوشگوار ہے۔ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانان جبل پور کی غلطی

ہمنے اس خبر کو بہت افسوس سے اخبارات میں پڑھا ہے کہ مسلمانان جبلپور نے مسجدوں کے پاس ہندوؤں کے باجا بجانے سے مشتعل ہو کر ہنگامہ کیا اور اس پر ان میں سے بعض قید ہوئے جس پر ناراضی جتانے کے لئے وہ مسجدوں کو مقفل کئے بیٹھے ہیں۔

ہمنے اس معاملہ میں بہت غور کیا ہے ہمیں معلوم نہیں ہو سکا کہ بازار میں باجا بجنے سے مسجد کی توہین کیا ہو سکتی ہے البتہ نماز کے وقت میں ایسا کرنے سے جمع اور بدمزگی ضرور ہوتی ہے سو اسکے لئے اگر برادرانہ طور سے سمجھوتہ کر لیا جاتا تو بہت بہتر تھا اور اگر نہ سمجھتے تو پھر گورنمنٹ سے اس معاملہ میں امداد طلب کی جاتی اور ہمیں امید واثق تھی کہ بہترین انتظام ہو جاتا ایک غیر مسلم کے باجا بجانے سے کسی مسلمان کو گناہ نہیں ہوتا بخلاف اسکے اگر مسلمان باجماعت نماز نہ پڑھے تو سخت گنہگار ہے پس جبلپور کے مولویوں کو کیا ہو گیا جو وہ مسجدوں کو مقفل کر کے باجماعت بالالتزام نماز نہ پڑھنے والوں کو نہیں سمجھاتے۔ یہاں قادیان میں ماہ رمضان میں درس قرآن مجید ہوتا تھا۔ جو ہمارے لئے دنیا و مافیہا سے مرغوب شے ہے اتفاق ایسا ہوا کہ یہاں ہندوؤں کی ایکادشی تھی اور وہ ہر روز باجا بجاتے مسجد کے پاس سے گذرتے سات آٹھ منٹ حضرت اولوالعزم کی آواز نہیں پہنچتی تھی۔ جس سے سخت تکلیف ہوتی مگر کوئی ہنگامہ برپا نہیں کیا گیا بلکہ صبر کیا ایک دو بار کسی نے منع کیا تو وہ رک گئے مگر دوسرے دن پھر وہی بات۔ پس ایسی ایسی باتوں سے مشتعل ہو کر بیٹھے بٹھائے بدامنی پیدا کر لینا ٹھیک نہیں جہاں ہم مسلمانوں کو یہ مشورہ دے رہے ہیں وہاں برادران وطن ہندوؤں سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس معاملہ پر سنجیدگی سے غور کریں اگر اپنے ہموطنوں کے مقدس مقام کے احترام کی خاطر نہ سہی صرف ان کی عبادت و مشاغل قدسیہ میں خلل اندازی کے ناروا فعل سے بچنے کے لئے باجہ بند کر دیا کریں تو ان کا کچھ حرج نہیں بلکہ وہ اپنے بھائیوں کو تھوڑے سے ایثار سے ممنون احسان بنا لینگے۔

مسجد اقصیٰ کیلئے شامیانے

جس مسجد کا ذکر خدا تعالیٰ کے مسیح اور نبی آخر الزمان حضرت مہدی مسعود علیہ السلام کی پاک وحی میں آیا۔ اور جس کی خبر خاتم النبیین خیر المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سو برس پیشتر دی اس مسجد کے لئے چار شامیانوں کی ضرورت کے متعلق گذشتہ فاروق میں احباب کو توجہ دلائی گئی تھی یہ شامیانے قریباً پانصد روپیہ میں تیار ہونگے جو نیکدل اصحاب احمدیہ جماعت کے آگے کوئی بڑی بات نہیں جلد ترا سمیں سبقت کرنے والے سبقت کریں الحمد للہ کہ ہمارے محترم سابق بالخیرات منشی ہاشم علی صاحب گرداور قانونگوئے نے شامیانوں کی سلائی میں جس قدر دھاگہ خرچ ہوگا اسکی قیمت ادا کرنیکا وعدہ فرمایا ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء دیگر احباب جلد متوجہ ہوں اور ثواب حاصل کریں آلہی قدرت نے بیرونی احباب کو ایک خدمت کا موقعہ دیا ہے اسکا روپیہ حضرت خلیفۃ المسیح کے نام ارسال کریں

ایک نبی کی ضرورت کا اعتراف

ایڈیٹر صاحب اہلحدیث اپنے ۵/۱ رمضان شریف کے پرچہ میں ایک مضمون نقل کر کے لکھتے ہیں۔

"دنیا میں مادہ فساد کس قدر ترقی پر ہو رہا ہے ہر فرقے میں اور ہر طبقے میں اس کا ثبوت ملتا ہے قرآن مجید کی پیشگوئی کا کیسا ظہور ہے ظهر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس"

ہم ایڈیٹر صاحب موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ قرآن مجید کی اس آیت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت بعثت پر استدلال کیا گیا ہے پس جب پہر وہی حالات موجود ہیں تو کیا ایک کامل بروز محمدی کی ضرورت نہیں جو جامع جمیع کمالات محمدیہ ہو اگر ہے تو یہ سنت اللہ کے مطابق یہ ضرورت کیونکر پوری ہوئی +

۴ اگست کا دن

اس تاریخ جبکہ جنگ کے تین سال ختم ہو گئے اور چوتھا شروع ہوا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح نے بعد از نماز عصر گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت اور فرمانبرداری پر ایک مؤثر تقریر فرمائی کہ اپنے اولی الامر کی جان نثاری خدا و رسول کی اطاعت کے بعد ایک مسلم کا فرض ہے اور ہماری جماعت کو اسمیں بڑھ چڑھ کر نمونہ دکھانا چاہیئے کیونکہ وہی حقیقی اسلام کا نمونہ ہے اخیر میں دعا کی گئی

اشیاء خوردنی کے متعلق اعلان

حضور بادشاہ سلامت نے اشیاء خوردنی کے متعلق حسب ذیل اعلان شائع فرمایا ہے۔ انگلستان میں۔

"چونکہ ہمیں اسبات کا یقین ہے کہ غلہ کے غیر ضروری استعمال کو بند کرنے سے ہمارے دشمن اپنی منصوبوں میں ناکام رہینگے اور جنگ کا خاتمہ جلد اور بالخیر ہوگا اور چونکہ ہمنے ارادہ کر لیا ہے کہ ہر ایک ایسی کارروائی جس سے یہ باتیں حاصل ہو سکیں اور جس سے ایسے وقت میں رعایا کی بہبودی ہو نظر انداز نہ کیجائے اسلئے ہمنے پریوی کونسل کی رائے سے اس شاہی فرمان کو مشتہر کرنا مناسب خیال کیا ہے کہ اپنی پیاری رعایا کے لوگوں سے جنہیں غلہ گندم کے علاوہ اور اشیاء بھی حاصل کرنیکی استطاعت ہے اور جو اپنے ملک کی بہبودی کا خیال اور دوسروں کی حاجتوں کا احساس رکھتے ہیں درخواست کیجائے کہ ہر قسم کے غلہ کے استعمال میں انتہائی درجہ کی کفایت شعاری سے کام لیں لہٰذا ہم تمام خاندانوں کے سرگروہوں کو حکم دیتے ہیں کہ وہ اپنے گھروں میں روٹی کا استعمال کم از کم چوتھائی حصہ کم کر دیں ہم حکم دیتے ہیں کہ آٹا یا میٹھی قسم کی مٹھائی کو استعمال نہ کریں اور روٹی کے سوا دیگر کھانوں میں اسکا استعمال کم کر دیں اگر ممکن ہو تو بالکل ترک کر دیں جن لوگوں کے پاس گھوڑے ہیں انکو ہم حکم دیتے ہیں کہ وہ انکو جہاں کوئی اور غلہ نہ کھلائیں سوائے اس صورت کے کہ ہمارے منظم اشیاء خوراک سے اس بات کا لائسنس حاصل کر لیں وہ اپنے گھوڑوں کو جو یا دوسرا غلہ استعمال میں لا سکتے ہیں کہ وہ ان جانوروں کی نسل کا باقی رکھنا محض قومی خوراک کے لئے ضروری جانتے ہیں ہم ان تمام مذہبی پیشواؤں کو جو کہ برطانیہ

بقیہ مضمون پر صفحہ ۳ کالم ۳ پر نظر ڈالیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۹ اگست ۱۹۱۶ء

لاہور میں میرے دو لیکچر

(نمبر ۴)

تناسخ کا رد

اس سے پہلے نمبر میں آریہ سماج کی اس زبردست معقول دلیل کا جو کہ وہ اداگون کے ثبوت میں اختلاف انسانی کو پیش کیا کرتے ہیں ذکر ہو چکا ہے اور اسمیں یہ کہہ کر بتا چکا ہوں کہ اختلاف کو دلیل تناسخ کہنا سراسر نادانی ہے یہ صرف وہم وقیاس ہے جو خود محتاج دلیل ہے اب میں بفضلہ تعالےٰ اسکی وہ تردید بیان کرتا ہوں جو کہ لیکچر لاہور میں میں نے بیان کی تھی اور جس کو لاہوری حاضرین سن کر دم بخود اور حواس باختہ ہو گئے تھے۔

اختلاف دلیلِ تناسخ نہیں

تناسخ ماننے والوں کی یہ دلیل اگرچہ محض قیاس ہے جو دلیل کہلانے کا مستحق نہیں۔ مگر میں تھوڑی دیر کے لئے فرض کر لیتا ہوں کہ یہ دلیل ہے اور آریہ مہاشوں کے نزدیک اس سے تناسخ کا ثبوت ملتا ہے مگر میں بتاتا ہوں اور کھول کر بتاتا ہوں کہ اس سے ہرگز ہرگز تناسخ کا ثبوت نہیں ملتا کیونکہ کائنات عالم میں ہمیں یہ اختلاف نہ صرف انسانوں میں ہی نظر آتا ہے بلکہ ہر شے اور ہر مخلوق میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ فرداً فرداً معین جن اختلافوں کو میں بیان کرتا ہوں ان پر غور کر کے ملاحظہ کر لیں کہ انمیں سے کونسا اختلاف گذشتہ اعمال کا نتیجہ ہے میں ایسا اختلاف بیان کرونگا جن کے متعلق کوئی عقلمند ہرگز یہ نہیں تسلیم کر سکتا کہ ان اختلاف کا موجب کسی کا عمل ہے بلکہ یہ سب اختلافات حکمت و مصلحت الٰہی کے ماتحت ہیں نہ کہ نتیجہ اعمال۔

پہلا اختلاف

جو آریہ سماج کا مسلمہ ہے جس سے کسی آریہ کو انکار نہیں بقول آریہ ازلی اشیاء میں بھی موجود ہے دیکھو آریہ مہاشوں کا یہ مشرکانہ عقیدہ ہے کہ تین پدارتھ انادی ہیں یعنے تین اشیاء غیر مخلوق ازلی ابدی ہیں جنمیں سے ایک تو ایشور مہاراج ہیں۔ دوسرا جیو ہے تیسرا پرکرتی۔ گویا یہ تین واجب الوجود ہیں جو پہلا بڑا واجب الوجود غیر محدود کامل اکمل بہمہ صفات موصوف ہے جسکا نام ایشور (خدا) ہے دوسرا سیکنڈ کلاس کا واجب الوجود چھوٹا ہے اسکا نام جیو (روح) ہے جو محدود اور ناقص ۲۴ صفات سے موصوف ہے تیسرا انہرڈ کلاس کا واجب الوجود ان سے چھوٹا ہے اسکا نام پرکرتی ہے جو سیکنڈ کلاس والے واجب الوجود سے گھٹیا اور غیر ذی شعور ہے ان تینوں واجب الوجودوں میں سے کوئی بھی ایک دوسرے سے نہیں ملتا۔ تینوں میں صفات کا صورت کا علم کا ہر طرح کا اختلاف موجود ہے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے سے امتیاز رکھتے ہیں ایشور جیو سے مختلف ہے اور جیو پرکرتی سے اختلاف رکھتا ہے اور پرکرتی ان ہر دو سے علیحدہ۔ ان ازلی ابدی اشیاء میں جسقدر عظیم الشان اختلاف گیان۔ عقل۔ شعور۔ ادراک علم۔ ودیا۔ بزرگی۔ فضیلت۔ حکومت۔ محکومیت۔ مالکیت مملوکیت۔ اودیا۔ جہل وغیرہ وغیرہ صفات کا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اب ہمارے آریہ دوست بتائیں کہ ان انادی پدارتھوں کا (غیر مخلوق ازلی اشیاء کی) یہ اختلاف آیا انسانی اختلاف سے بڑھکر ہے یا نہیں؟ جبکہ ہی جس کا انکار نہیں ہو سکتا تو یہ اختلاف ایشور (خدا) اور جیو (روح) اور پرکرتی (ذرات) کا کن گذشتہ اعمال کا نتیجہ اور بدلہ ہے۔ اگر علم و جہل خوردی و بزرگی۔ گیان و اگیان حکومت دولت وغیرہ کا گھٹاؤ۔ بڑھاؤ گذشتہ اعمال کا بدلہ اور پچھلے کرموں کا نتیجہ ہوتا ہے تو پہلے ان تینوں خود ساختہ ازلی اشیاء کے اختلاف بالا کو گذشتہ اعمال کا نتیجہ مان لو۔ پھر آگے چلو ورنہ کیا وجہ ہے کہ خدا۔ روح۔ مادہ کا باہمی تفاوت اور اختلاف تو بلا کسی گذشتہ اعمال کے ہو۔ اور تمام کائنات کا اختلاف اعمال کے باعث مانا جائے پس مطلق اختلاف کو نتیجہ اعمال قرار دینا اسوقت تک باطل ہے جب تک ایشور امر جیو اور پرکرتی کے اختلاف کو نتیجہ اعمال نہ مانا جائے۔

دوسرا اختلاف

مندرجہ بالا اختلاف تو دنیا کی جوت اور اپادان (علت فاعلی) پرمیشر اور علت مادی) مادہ کے متعلق تھا اب معلول یعنی مخلوق عالم کا اختلاف ملاحظہ فرمائیے ہمارے سامنے دنیا میں خدا کی پیدا کردہ مخلوق چار قسم کی موجود ہے جو ایک دوسری سے متباین اور بالکل الگ ہے ایک تو ادنیٰ ترین مخلوق ہے جسکو جمادات کہتے ہیں جسمیں تمام اقسام کے پتھر۔ تمام اقسام کی دھاتیں شامل ہیں۔ ہیرا۔ موتی۔ پکھراج۔ نیلم۔ فیروزہ۔ سنگ خارا سنگ مرمر۔ سنگ ستارہ۔ سنگ سیاہ اور سونا چاندی تانبا۔ سکہ۔ جرمن سلور۔ جرمن گولڈ۔ لوہا۔ المونیم پیتل وغیرہ سب جمادات میں ہیں۔ دوسری ادنیٰ مخلوق ہے۔ جو نباتات کہلاتی ہے۔ اسمیں تمام قسم کے پھل تمام قسم کے پھول تمام قسم کی ترکاریاں تمام قسم کے پھول تمام قسم کی ادویات تمام قسم کے درخت داخل ہیں۔ گندم۔ جو۔ جوار۔ باجرہ۔ ماش۔ مونگ۔ چاول وغیرہ غلے بادام۔ پستہ۔ کھوپرہ۔ چلغوزہ۔ اطلوٹ۔ کشمش انگور۔ منقہ وغیرہ میوے۔ آم۔ امرود کیلہ انار مالٹا لیموں۔ میٹھا۔ سنگترہ خربوزہ۔ تربوز۔ سردا۔ آلو بخارا لوکاٹ وغیرہ پھل شلجم۔ مولی۔ گاجر۔ کدو۔ ککڑی بیگن۔ آلو وغیرہ ترکاریاں۔ مرچ۔ لونگ لہسن ہینگ دھنیا ہلدی زیرہ وغیرہ مصالحہ گلاب چنبیلی موتیا گیندا وغیرہ پھول۔ نیلوفر۔ کاسنی۔ بنفشہ گاؤزبان بہیدانہ عناب۔ ہڑ بہیڑا۔ آملہ سونٹھ اجوائن ثعلب مصری وغیرہ وغیرہ ادویات یونانی۔ کونین کیلومل۔ بلاڈونا سلفورک ایسڈ۔ کاربالک ایسڈ۔ کسٹرائل وغیرہ انگریزی ادویات۔ شیشم۔ دیار۔ چندن پلاس آبنوس کیکر پیپل۔ بڑ نیم بکائن وغیرہ سب درخت نباتات ہیں تیسری مخلوق نباتات سے افضل ہے حیوانات مطلق کہلاتی ہے اسمیں تمام اڑنے والے زمین پر چلنے والے پانی میں رہنے والے جگہوں میں بسنے والے زمین کے نیچے رہنے والے غرضیکہ تمام درند۔ پرند چرند وغیرہ شامل ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گائے گھوڑا گدھا۔ بھینس۔ بکری کتا بلی ہاتھی اونٹ چیل گدھ کوا۔ کبوتر۔ فاختہ چڑیا۔ باز۔ شکرا۔ طوطا۔ مینا۔ شیر چیتا۔ بھیڑیا۔ ریچھ۔ بندر۔ سور۔ لنگور ہرن بارہ سنگھا نیل گائے۔ مینڈک مچھلی سنسار۔ کچھوہ کیڑی مکوڑے کنکھجورا۔ بچھو۔ سانپ چوہا۔ سانڈہ۔ زنبور۔ تتیا۔ مکڑی جھینگر وغیرہ سب حیوانات مطلق ہیں جو تہی مخلوق سب سے افضل انسان ہیں جو اشرف المخلوقات کہلاتے ہیں اسمیں افریقہ کے وحشی یورپ کے گورے اور ایشیا کے رنگ برنگے حبش کے کالے افغانستان کے افغان وغیرہ سب شامل ہیں پس یہ چار قسم کی مخلوق اس کائنات پر بستی ہے ان میں سے ہم سب سے ادنی پیچھے کی مخلوق سے اختلاف کو دیکھنا شروع کرتے ہیں۔ ہمیں جمادات میں صدہا قسم کا اختلاف نظر آتا ہے صورت کا اختلاف۔ قیمت کا اختلاف۔ تاثیرات کا اختلاف رنگ کا اختلاف سب میں موجود ہے ایک ہیرا ہے جو کوہ نور کہلاتا ہے اور ہمارے شہنشاہ معظم کے تاج کی زینت ہے اسکی قیمت کروڑوں روپیہ ہے۔ ہیرے کی تاثیر یہ ہے کہ وہ شیشے کو کاٹ دیتا ہے اور سکے جاتے اور کھانے سے جاندار مر جاتا ہے اسکے مقابلہ میں ایک دوسرا پتھر ہے۔ جو سنگ خارا یا سنگ مرمر یا سنگ سیاہ یا سنگ سفید کہلاتا ہے مگر اسکی تاثیر ہیرے سے الگ اسکی قیمت نہایت ارزاں اسکی صورت بالکل بھونڈی اب بتاؤ کہ کونسا ہیرے نے کونسے اچھے عمل کئے تھے جس کے بدلہ میں وہ اسقدر معزز اور قیمتی بنایا گیا۔ اور دوسرے پتھروں نے کیا گناہ اور پاپ کئے تھے کہ وہ ادنی اور ارزاں تر بنائے گئے کہ ایک روپیہ کا ایک ٹھیرا نکلتا ہے وہ دیواروں اور پاخانوں میں لگائے جاتے ہیں ایسا ہی سونا اور پیتل ہے کہ سونا ڈھائی روپیہ کا تولہ بھر آتا ہے مگر پیتل ایک روپیہ کا سیر بھر ملتا ہے بتاؤ کہ سونے کے کونسے عمل نیک ہیں کہ وہ ایسا قیمتی اور زیب گوش گلو ہوتا ہے اور پیتل نے کیا جرم کیا تھا کہ وہ اتنا ارزاں اور چولہے پر جلانے کو بنایا گیا۔ ایسا ہی چاندی اور جرمن سلور کا حال ہے چاندی ادویات میں زیب و زینت مصنوعات میں کام آتی ہے اور گراں قیمت پر بکتی ہے مگر جرمن سلور میں وہ بات نہیں جو چاندی میں ہے لہذا یہ صاف

ظاہر ہے کہ جمادات کا اختلاف کسی عمل کی وجہ سے نہیں بلکہ حکمت الٰہی اور مصلحت خدائی کے ماتحت انسانی ضرورتوں کے مطابق یہ سب کچھ پیدا کیا گیا ہے پس جبکہ جمادات ادنی ترین مخلوق و معلول کا اختلاف کثیر بلا کسی عمل کے محض ارادہ الٰہی کے ماتحت ہے تو اشرف المخلوقات کا اختلاف کیوں اعمال کا نتیجہ مانا جاتا ہے وہ بھی ضرور حکمت و مصلحت الٰہی سے ہے نہ اعمال نیک و بد سے

اسپر ایک اعتراض

میری اس تردید کو ایک سماجی دوست نے سن کر بوجہ کم فہمی اور نادانی کے ایک نہایت ہی بودا عذر اور رکیک بہانہ اور بیہودہ اعتراض یہ کر دیا کہ جمادات میں چونکہ ادراک و احساس نہیں اسلئے کوہ نور ہیرے کو اپنی عزت اور بیش قیمتی اور عجیب تاثیرات سے کوئی سکھ یا راحت بوجہ عدم ادراک محسوس نہیں ہوتا اور نہ ہی سنگ مرمر اور سنگ خارا کو اپنی ذلت اور کم قیمتی اور بے عزتی کا کوئی صدمہ یا دکھ ہوتا ہے اسلئے ایسا اختلاف جسکا احساس ہی نہ ہو قابل سماعت نہیں اور اس سے تناسخ ماننے والوں کے پیش کردہ اختلاف کی تردید نہیں ہو سکتی کیونکہ تناسخ کے قائل ذی روح ذی شعور مدرک مخلوق کے اختلاف کو نتیجہ اعمال سمجھتے ہیں دیکھو ایک انسان کو جو اندھا اور غریب پیدا ہوا ہے کسقدر تمام عمر اپنے اندھا اور غریب ہونیکا دکھ پہنچتا رہتا ہے اور وہ اس دکھ کو برخلاف سنگ خارا کے خوب محسوس کرتا ہے ایک ہی بنیا اور امیر جو پیدا کیا گیا ہے وہ تمام عمر خوش و خرم اور آرام سے بسر کرتا ہے اور اپنی عزت و امامت اور بصارت کو برخلاف کوہ نور کے محسوس کر کے خوش ہوتا ہے اسلئے ایسا اختلاف جسمیں دکھ اور سکھ کا احساس رنج و راحت کا ادراک ہو تمہارا مدعا فیہ ہے اور ایسے ہی اختلاف کو ہم آریہ سماج کرموں انوسار یعنے گذشتہ اعمال کا بدلہ و پھل و نتیجہ مانتے ہیں نہ کہ اس اختلاف کو جس کا احساس اور ادراک نہ ہو یہ ہے وہ جواب جو ہماری دلیل بالا کا آریہ دیتے ہیں اور لاہوری پریم نے بھی اپنی کم فہمی سے یہی دیا تھا اگرچہ آریہ اس اعتراض کو

اعتراض کا ازالہ

آریوں کا یہ دستور ہے کہ جب ان کے کسی عقیدہ یا دلیل پر کوئی معقول اعتراض کیا جائے تو جھٹ وہ پہلو بدلکر اپنی دلیل یا اعتقاد کی ترمیم کر ڈالتے ہیں جیسا کہ ایک زمانہ میں کا تھا کہ بانی آریہ سماج شراد ھونکا قائل اور گوشت خوری کو جائز جانتا تھا۔ مدعوں کی دائمی نجات کا معتقد تھا۔ مگر جب اسپر اعتراض شروع ہوئے تو تینوں باتوں کا مخالف ہو گیا ایسا ہی آریہ ہمیشہ ان نئی اختلافات کو دلیل تناسخ مانا کرتے تھے جب دیگر مخلوقات میں اس سے بڑھکر ایسا اختلافات دکھا دیا جو کسی طرح بھی نتیجہ اعمال نہیں ہو سکتا۔ تو فوراً مہاشوں نے اپنی دلیل میں ترمیم کر دی اور کہنے لگے کہ مطلق اختلاف سے ہمارا استدلال نہیں بلکہ ہم اُس اختلاف کو نتیجہ اعمال مانتے ہیں جس کے ہوتے ہوئے سکھ دکھ کا احساس و ادراک ہو۔ غیر ذی شعور اور جڑ پدارتھ اشیاء کا اختلاف بیشک صانع کی مصلحت اور حکمت کے ماتحت ہے لیکن ذی شعور چیتن اشیاء کا اختلاف اعمال کے نتائج سے ہے جسمیں حکمت و مصلحت کو دخل نہیں مگر عملوں کو پورا دخل ہے لیکن بات تو اب بھی نہیں بنتی۔ اور آریوں کا اوگون تو پہر بھی سدھ نہیں ہوتا سنو اور غور سے سنو تمہارا یہ عذر بھی کہ جس شے کو دکھ سکھ کا احساس ہو اس کا اختلاف نتیجہ اعمال ہے اور جس کو رنج و راحت کا ادراک ہی نہ ہو اسکا اختلاف نتیجہ اعمال نہیں خیال خام سے زیادہ نہیں نباتات میں تم روح انسانی مانتے ہو تمہارے گرو نے ستیارتھ پرکاش میں صفحہ ۳۴۲ میں صاف مانا ہے کہ نباتات میں انسانی روح ہی کرم انوسار ہی اور ساتھ ہی تسلیم کیا ہے کہ نباتات میں روح کو دکھ سکھ کا احساس نہیں چنانچہ وہ ستیارتھ کے صفحہ ۶۰۲ میں

پوری وضاحت سے پیش کرنے سے معذور ہیں اور کبھی اس طرح کی تقریر میں وہ اپنا عندیہ ظاہر نہیں کر سکتے مگر ہمنے انکے اعتراض کو ایسے زوردار الفاظ اور طرز میں لکھدیا ہے جو آریوں سے محال ہے امید ہے کہ پریم لاہوری اپنی کج بیانی اور میرے جواب میں اپنی حالت کی پریشانی کو یاد کر کے میرے مشکور ہونگے کہ میں نے ان کے ٹوٹے پھوٹے بیان کو مدلل کر کے عام فہم بنا دیا ہے اور آگے اسکا جواب ملاحظہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثلث القرآن
فی
رمضان

حضرت اولوالعزم خلیفۃ ثانی کے درس رمضان سے نوٹ

(نوشتہ اکمل)

۱۳- علی سمعھم ..... ہدایت دو قسم ہوتی ہے ایک جو انسان پر قبضہ کرے چلائے (فطرتی ہدایت) دوسری وہ ہدایت جو انسان بذریعہ شریعت پائے اور اپنے اعمال میں اسے جاری کرے (شرعی یعنی ہدایت) فطرتی ہدایت جو ہر مذہب میں ہے بعض آدمی خلقاً نیک خلق ہوتے ہیں۔ مگر یہ ہدایت جو مبنی بہ دلائل و بہربنائے علم و الہام ہی قرآن کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔ یہ ہدایت جدا نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ انسان اس پر سوار ہے اور سواری سے آرام حاصل ہوتا ہے اس لئے بھی مومن اس سے اپنی جدائی پسند نہیں کرتا۔

۱۴- ءانذرتھم ام لم تنذرھم ڈرانا یا نہ ڈرانا جن کے نزدیک برابر ہو۔ وہ کیا ہدایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(ب) ان الذین کفروا کے متعلق سوال ہوسکتا ہے کس چیز کا انکار ہے اسی کا انکار جس سے ڈرایا گیا یعنے جو لوگ خدا ہی کو نہیں مانتے یا نبیوں کی آمد کے منکر ہیں۔ ان کے لئے تیرا ڈرانا نہ ڈرانا برابر ہے کیونکہ جس چیز کو کوئی مانے گا ہی نہیں۔ اس سے ڈریگا کیا ہے؟

(ج) لا یومنون میں پیشگوئی کردی کہ باوجود اس قدر ڈرانے کے جو منکر ہیں وہ نہیں مانینگے (تین معنی ہوسکتے ہیں)

۱۵- علیٰ ابصارھم کے ساتھ غشاوۃ فرمایا اور قلوب و سمع کے لئے ختم فرمایا۔ اسمیں کیا حکمت ہے ؟ سورہ نحل میں طبع کا لفظ تینوں کے لئے لایا گیا۔)

سورہ نحل میں ان لوگوں کا ذکر ہے جن کا سینہ کفر کے لئے کھل گیا ہو۔ اس لئے قلب و سمع کے علاوہ بصر کے لئے بھی طبع فرما دیا۔

مگر ایک نہ ماننے والے ایسے ہیں جو آباء و اجداد کے نقش قدم پر ہوتے ہیں۔ اور اپنی حالت پر مطمئن نہیں ہوتے ایسوں کے لئے فرمایا کہ ان کی آنکھوں پر پردہ ہے جو زبردست قہری نشانوں کے وقت ہٹ بھی جاتا ہے۔ اور انہیں اسلام کا دھندلا سا چہرہ نظر آجاتا ہے۔

۱۶- رکوع ۲- آمنا باللہ و بالیوم الآخر اللہ سے لیکر یوم آخر تک کے تمام ایمانیات کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

۱۷- خادع- جب انسان دھوکہ دینے کی کوشش کرے مگر جسے دھوکا دینا چاہتا ہے وہ دھوکہ کھائے نہیں۔ یخدعون اللہ سو ایدّ ہوسکتا ہے۔ یعنی کیا اللہ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔

۱۸- فزادھم اللہ مرضاً۔ اللہ کی سنت ہے کہ جو چیز قائم رکھی جائے وہ بڑھتی ہے۔ کافر غصہ نکال لیتا ہے۔ اس کا سینہ صاف ہوسکتا ہے مگر منافق اندر ہی اندر کڑھتا اور بدظنیوں میں بڑھتا جاتا ہے۔

۱۹- لا یشعرون- شعور و علم میں فرق ہے علم بیرونی چیزوں سے حاصل ہوتا ہے۔ شعور ایک حس باطنی کے متعلق ہے جو بلا سامان ظاہری بھی اپنا کام کرتی ہے علم کا اثر ممکن ہے قلب پر نہ ہو مگر شعور کا بالضرور ہوتا ہے۔

۲۰- واذا قیل لھم۔ قیل بصیغہ مجہول اسی لئے ہے۔ کہ کہنے والے کفار بھی کہے جاسکیں۔ اور مسلمان بھی۔ منافق بھی فٹ بال کی طرح ہوتا ہے۔

۲۱- اللہ یستھزئ بھم۔ جرم کے مقابل میں سزا کے لئے بھی وہی لفظ لایا جاتا ہے۔ جیسے ماسٹر کسی کھیلنے والے طالب علم سے کہے۔ میں تمہیں خوب کھلا لیتا ہوں۔

(ب) جب خدا ہیں کمشلہ شی ہے تو اس کا استہزاء بھی ہم جیسا نہیں۔ پس معنے یہ ہوئے کہ وہ نتائج پیدا کریگا جو استہزاء کے ہوتے ہیں۔

۲۲- یمدھم۔ اللہ ترک کرے گا۔ انہیں اس حالت میں کہ وہ اپنی سرکشی میں سرگشتہ ہیں

۲۳- الضلٰلۃ بالھدیٰ۔ دو چیزیں پڑی تھیں ضلالت اور ہدایت۔ ایک کو لے لیا۔ اور وہ ضلالت ہے جیسا کہ ماسبحت تجارتھم وما کانوا مھتدین سے ظاہر ہے۔

(ب) یہ معنے بھی ہوسکتے ہیں کہ نہ دنیاوی نفع ہوا نہ دینی۔

۲۴- الذی من اور ما کی طرح معنےً جمع کے لئے بھی ہوجاتا ہے جیسے یہاں الذی جاء بالصدق او صدق بہ آخر میں فرمایا اولئک ھم۔ یہاں الذین کی بجائے الذی ہے۔

۲۵- استوقد کے دو معنی (۱) آگ جلائی (۲) کسی سے کہا آگ جلا۔ فرمایا۔ منافقوں کی مثال ایسی ہے یہ لوگ فساد اٹھاتے ہیں اپنے فائدے کے لئے مگر خود انہی کے لئے موجب نقصان ہوجاتا ہے دوسرے معنے حالات کے مناسب ہیں۔ منافق پہلے پہل رسول اللہ کے ساتھ ملگئے جیسے عبداللہ بن ابیّ بخیال فائدہ مگر آخرکار بوجہ بدنیتی فائدہ سے محروم کردئے گئے۔

۲۶- او کصیّبٍ۔ ان پر یہ مثال بھی چسپاں ہوتی ہے۔ یا یہ کہ بعض پر وہ مثال چسپاں ہے بعض پر یہ۔

(ب) فیہ۔ فی کے معنے مع بھی ہوتے ہیں

(ج) محمد رسول اللہ ان کے لئے ابر رحمت بن کر آئے تھے مگر یہ ابر کے لوازمات سے ڈرتے ہیں حالانکہ وہ ضروری ہیں۔

۲۷- رکوع ۳

تین گروہ بتاکر کہا کہ بہتر یہی ہے اعبدوا ربکم کی تعمیل کرنے والوں میں ہو جاؤ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۸- والسماء بناءً- سامان حفاظت بادل کو بنایا اور بلندیوں کو اور اجرام سماوی کو۔

۳۹- ریب کے ساتھ فی آتا ہے یہاں عن آیا کمال شرارت بتانے کے لئے۔ کہ وہ کہتے ہیں بجائے شک دور ہونے کے اسی کتاب سے شک پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس پر فرمایا اگر تم ریب میں ہو۔ اور وہ ریب اس وجہ سے پیدا ہوا ہے جو ہم نے اپنے بندے پہ اتاری ہے تو پھر جو کتاب نعوذ باللہ ایسی لچر ہے کہ ہا سہا ایمان بھی زائل کر دیتی ہے۔ تو اسکا مقابلہ بہت آسان ہے آؤ تم اس کے ایک حصہ ہی کی مثل لاکر دکھا دو۔ (ب) انکنتم صٰدقین۔ اگر یہ تمہاری بات ٹھیک ہے۔ کہ تمہارے شبہات اسی قرآن کی وجہ سے بڑھ رہے ہیں بجائے دور ہونے کے تو پھر مقابلہ بہت آسان ہے

۴۰- وانوا بہ متشابھا۔ حضرت مسیح موعود نے بتایا ہے کہ جنت کے انعامات مومنین کے عملوں کے اظلال و آثار ہیں یہاں کی روحانیات وہاں کا جسم بنجائیں گی۔ اسی سے جنت کی روحانیت کی لطافت کا اندازہ کرلو۔

۴۱- کافر اس مثال پہ ٹھوکر کھاتا ہے مومن ایمان بڑھاتا ہے

۴۲- کیف تکفرون فرمایا۔ صحابہ کے لئے کنتم امواتًا فاحیاکم پہلی بعثت اور ہمارے لئے ثم یمیتکم (فتح اعوج کے بعد) ثم یحییکم دوسری بعثت قرآن مجید ہر زمانہ کے لئے ہے۔

۴۳- فسوٰھن یعنے ان آسمانوں میں سے سات آسمانی چیزیں ایسی بنائیں جو سب کو ٹھیک ٹھاک نظر آسکتی ہیں۔ یعنے سات سیارے جیسے فاختار موسیٰ قومہ سبعین رجلاً میں بتایا کہ قوم میں سے ستر آدمی لئے۔

رکوع ۴

۴۴- واذ قال ربک۔ ارسال رسل کی سنت احیاء بعد اماتت کا ثبوت تمثیل سے دیا۔

(ب) خلیفۃ جو کسی کا قائمقام ہو۔ جس کا کوئی جانشین ہو۔ جو حدود اللہ کو قائم کرے، کامل خلیفہ آنحضرت صلعم تھے جن میں تینوں باتیں پائی جاتی تھیں۔

۴۵- اتجعل فیھا۔ خلیفہ تو حکم جاری کرتا ہے پس وہ پوچھتے ہیں کیا کوئی ایسی مخلوق بننے والی ہے جو سفک دما کرے اور ان پر حکم چلانے کی ضرورت پڑے۔

۴۶- علّم ادم الاسماء اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ زبان بھی الہامی ہے۔ کامل زبان انسانی خیالات کی ترجمان ہے پس تمام صفات و اشیاء و اخلاق انسانی کا علم دینا بھی اسی میں آگیا

۴۷- انبئھم باسمائھم۔ چنانچہ نسل آدم نے اپنے آپ کو ایسا بنایا کہ تمام صفات غضبی و رحمی کا مظہر بنا۔

۴۸- تکتمون۔ جان کر چھپانا مراد نہیں بلکہ جو باتیں تمہارے اندر پوشیدہ ہیں۔ کتومہ اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو حاملہ ہو۔

۴۹- تلقّی بالمشافہ بات سننا پھر اسے سمجھ بھی لینا۔ آدم نے اس قدر رجوع الی اللہ کیا کہ خدا نے بذریعہ الہام کلمات سکھائے اور پھر انہیں سمجھا۔ بھی بعض لوگوں کو الہام سچا ہو جاتا ہے مگر وہ خود اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔

رکوع ۵

۵۰- یٰبنی اسرائیل۔ پہلی مثال بعید کی تھی یہ قریب کی بتائی سوال تھا کہ کیوں ہم مورد عذاب الٰہی ٹھہرے فرمایا کہ بنی اسرائیل تم میرے حکموں پہ چلو اور میرے عہدوں کو پورا کرو۔ جنمیں سے وہ "نبی" پہ ایمان لانا بھی ہے۔ تو میں تمہیں ترقی دونگا اور سکھ میں رکھونگا۔

۵۱- مصدقًا لما معکم۔ علاوہ اہل کتاب کے مشرکوں کو بھی بتایا کہ گو تم تورات کو نہیں مانتے۔ مگر دیکھو تورات میں ایک پیشگوئی تھی وہ سچی نکلی ہے اتنے سو سال پہلے کی بات کا پورا نکلنا بتاتا ہے کہ یہ بناوٹی قصہ نہ تھا۔

۵۲- وارکعوا مع الراکعین۔ جو شخص شرک چھوڑ کر خدا کا ہو جائے اسے راکع کہتے ہیں۔

رکوع ۶

۵۳- وارکعوا مع الراکعین۔ بنی اسرائیل تم جانتے ہو۔ نبی کیا ہوتا ہے؟ اور اس کا انکار کیا نتیجہ رکھتا ہے کیونکہ تم میں سے نبی ہو چکے ہیں پس تم سب سے پہلے ڈرو۔ بجائے عوام کے ایک سرکاری ملازم سابق زیادہ قابل مواخذہ ہوتا ہے۔

۵۴- واذ فرقنا بکم البحر۔ ایسی تیز ہوا چلی کہ پانی پھٹ گیا۔ نپولین کو بھی اسی قسم کا واقعہ مصر میں پیش آیا۔ مگر اسکے ساتھ اسکی پیشگوئی نہ تھی۔

۵۵- المنّ ہر انعام کو کہتے ہیں جو بے محنت ملجائے (ب) السلوٰی۔ ایسے سامان جن سے تسلی ہووے ایک قسم کے پرند۔

۵۶- رجزًا من السماء۔ اٹل جو کسی علاج ظاہری سے ہٹ نہ سکے۔

۱۰ منٹ ۔ بجے پر ختم ہوا

۲۳- جون ۱۹۱۷ء

شروع ۴۵ منٹ ۲ بجے

رکوع ۷

۵۷- اضرب بعصاک الحجر۔ بائبل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جو رب ہی کی چٹان تھی جو در اصل طور سینا ہی کی ایک طرف کا نام ہے پہاڑوں میں ایسے عجائبات ہوتے ہیں ایک طرف بالکل خشک اور دوسری طرف سرسبز ایسی خشک پہاڑیوں کے نیچے بھی چشمے ہوتے ہیں۔ اللہ نے اپنے نبی کو ایک خاص جگہ کی خبر دی۔ جس کے نیچے پانی تھا۔ آپ نے عصا مار کر اس چٹان کو توڑ دیا چشمے پھوٹ نکلے۔ کیا یہ کم نشان ہے۔ کہ پانی کا خاص مقام الہام سے معلوم ہو گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مذہب کے مسلمان

(از جناب حکیم احمد حسین صاحب احمدؐ)

(نمبر ۳)

گذشتہ سے پیوستہ

واذ النفوس زُوّجت۔ تمام دنیا کے لوگ ایک دوسرے سے بآسانی مل رہے ہیں۔

واذ الموٗدۃ سئلت۔ پہلے زمانہ میں لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیتے تھے۔ مگر کیا اس زمانہ میں بھی کوئی یہہ حکمت کر سکتا ہے اور جواب کوئی دیتا بھی ہے۔ اس سے حکمت یا پالیسی یہہ پوچھی رہی ہے کہ بای ذنب قتلت۔ کس گناہ کے بدلے ماری گئی۔

واذا الصحف نشرت۔ ہر قسم کی کتابیں اور اخبار مطابع کے ذریعہ ملک اور دنیا میں پھیل رہی ہے مسیح موعود علیہ السلام کی اسی کے قریب کتابیں بھی ہر جگہ موجود ہو گئیں ہیں اور صحف سابقہ اور قرآن پاک کی صداقتوں کی اشاعت اس کثرت سے ہوئی ہے کہ اس سے پہلے چشم زمانہ نے کبھی نہیں دیکھی۔ پھر اس کثرت اشاعت تصدیق نبوت محمدیہ وصداقت اسلام کو دیکھو اور قرآن کریم کے اس عظیم الشان معجزہ کی قدر کرکے مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے الکارمت کرو۔

واذا السماء کشطت۔ علم ہیئت کے کارناموں کا مطالعہ کرو سائنس کی تحقیقات کو دیکھو علم سرالوجی پر غور کرو۔ دیکھو بال کی کھال کھینچی جارہی ہے علم نجوم کے متعلق باریک در باریک اسرار معلوم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

واذا الجحیم سعرت۔ طاعون اور طرح طرح کی تکالیف کی جہنم دوزخ سے کم نہیں اور بالخصوص طاعون کی آگ جسے قرآن میں دوسری جگہ کاٹنے والا دابۃ الارض کہا گیا ہے ایسی دھکک رہی ہے کہ اس ہیبتناک جہنم کا ہر شخص بلکہ ہر بچہ سے وہ بھی قائل ہو رہا ہے۔ پھر فرمایا۔

اذا زلزلت الارض زلزالھا۔ کثرت سے زلزلے آئے اور قیامت خیز آئے کانگڑہ بھاگسو میکسیکو۔ اٹلی وغیرہ علاقہ جات میں ایسے زلزلے آئے جو ہر مسیح موعود علیہ السلام کے قبل از وقت ملک میں شائع کئے ہوئے الہامات اور خصوصاً عطت الدیار محلھا ومقامھا والہام نہایت اچھی طرح صادق آیا۔ یہ آخری جنگ بھی ایک عظیم الشان زلزلہ ہی ہے جس نے دنیا کو ہلا دیا ہے اسکی نسبت قرآن میں بھی اشارہ موجود ہے جہاں لکھا ہے کہ یومئذ یموج فی بعض اور حضرت مسیح موعود نے بھی قبل از وقت براہین احمدیہ جلد پنجم میں اسکی خبر دی تھی دیکھو وہ اشعار ؎

اک نشاں ہے آنیوالا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائینگے دیہات و شہر و مرغزار
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں ہرنگ پاسمن
صبح کردیگی انہیں مثل درختان چنار

الخ دیکھو براہین احمدیہ حصہ پنجم

واخرجت الارض اثقالھا۔ اس وقت جو زمین میں نئی نئی ایجادات ہوئی ہیں اور طرح طرح کی کانیں نکلی ہیں۔ بلکہ ہر قسم کے زمین کے اثقال نمودار ہو چکے ہیں یہانتک کہ فرعون کی لاش بھی اسی زمانہ میں ظاہر ہوئی ہے جس نے قرآن کی پیشگوئی کو پورا کیا کہ خدا نے فرمایا تھا الیوم ننجیک ببدنک لتکون لمن خلفک آیۃ غرض نئی نئی ایجادات اور صنعتیں مسیح موعود کی صداقت کا نشان ہیں۔ مگر ان کے لئے جو سعید روح اور پاک فطرت رکھتے ہیں مگر شیطان کی ذریت نے جب تمام نبیوں کی اور حضرت خاتم النبیین صلعم کی مخالفت کی ہے تو مسیح موعود بھی تو اسی گروہ کا ایک فرد ہے اگر وہ اس کا انکار کرتی ہے تو تعجب کی کوئی بات نہیں۔

وقال الانسان مالھا۔ دنیا کے انقلاب عظیم کو دیکھکر دنیا پکار اٹھی ہے کہ کیا ہو گیا ہے

یومئذ تحدث اخبارھا۔ زمین کے ہر کونے کے اخبار موجود ہیں اور لائبریریں پکار پکار کر اس پیشگوئی کی تصدیق کا اعلان کر رہی ہیں۔ اخبار پڑھنے والونکو چپکے سے خود اعتباری کہہ رہا ہے کہ اس مسیح موعود کو قبول کر لو۔ جس کی صداقت کا میں نشان ہوں مگر افسوس بہری دنیا اس کی آواز کی طرف کان نہیں دھرتی۔ پھر فرمایا ومن کل حدب ینسلون تمام قسم کی بلندیوں پر جو دنیا کی ترقیوں کے متعلق تھیں آج ایک قوم چڑھ چکی ہے۔ پھر فرمایا

جمع الشمس والقمر یعنی مہدی اور مسیح موعود کے وقت میں سورج اور چاند جمع کئے جاوینگے۔ اس آیت کی تفسیر حدیث میں اس طرح آئی ہے۔ کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ہمارے مہدی کے لئے یہ نشان ہے کہ جب سے دنیا پیدا کی گئی ہے یہ کبھی نہیں دکھایا گیا اور وہ یہ ہے۔ کہ اس کے وقت میں گرہن لگنے کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ یعنے تیرہویں رمضان کو چاند کو اور سورج کو اسی مہینے کی درمیانی تاریخ سورج کے گرہن کی یعنے ۲۸ رمضان کو گرہن لگے گا۔ اور اس طرح سورج اور چاند کو ایک ہی مہینے میں جمع کیا جاویگا یہ حدیث احوال الاخرت میں بھی اور دیگر متعدد کتابوں میں موجود ہے چنانچہ مدت ہوئی کہ چاند کو تیرہویں رمضان اور سورج کو اسی مہینے کی اٹھائیسویں کو گرہن ایک نہیں بلکہ دو دفعہ لگ چکا ہے۔ اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی مسعود علیہ السلام کی موجودگی میں دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کبھی کسی مدعی مہدی کے وقت یہ نشان نہیں دکھایا گیا اور نہ آئندہ قیامت تک یقیناً دکھایا جائیگا مگر افسوس ان پر جو قبل از دعوٰی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ممبروں پر چڑھکر اس حدیث کو بیان کیا کرتے تھے کیونکہ وہی رئیس المکفرین ہوئے اسی طرح اور بھی بہت سی علامات ہیں جو پوری ہو کر مسیح موعود کی صداقت کی دلیل قرار پا چکی ہیں ذوالسنین ستارہ بھی نکل چکا جو انجیل میں مسیح موعود کا نشان تھا بوجہ طوالت بقیہ باتی علامات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عین صدی کے سر پر دعوی کیا

علامات کے پورا ہو جانے پر عین صدی کے سر پر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے دعوی کیا اور عین ضرورت حقہ پر آپنے فرمایا کہ خدا نے مجھے مسیح موعود کا عہدہ عنایت فرمایا ہی ایسے وقت میں جبکہ مسیح اور مہدی امام وقت کی سخت ضرورت تھی آپ کے سوا دوسرا اور کوئی بھی دنیا میں ان عہدوں کا دعویدار نہیں ہوا - اور چونکہ صدی کو اب چونتیس سال ہو چکے ہیں اسلئے آئندہ بھی اور کوئی اور نہ ہوگا اور جو کوئی ہوگا وہ کاذب ہوگا کیونکہ صدی کے سر پر دعی نہ ہوگا اسواسطے کہ حدیث میں علی راس کل مائۃ آیا ہے اور عقیدہ کی رو سے امام زمان کا ماننا فرض ہے اور جو اس کو نہ مانے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے جیسا کہ عقائد کی کتابوں میں ہے من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاھلیۃ - دیکھو شرح عقائد نسفی اور جہالت کی موت کفر کی موت ہے اسواسطے مدعی امامت کو جو صدی کے سر پر نشانات اور دلائل سے صادق قرار پاکر مبعوث ہو چکا ہے ماننا فرض ہے پس جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود امام وقت کا منکر ہے وہ اگر انکار کی حالت میں مریگا تو یقیناً وہ کفر کی موت مریگا -

سید نا مرزا صاحب کا دعوی کیا ہے؟

حضرت مرزا صاحب کا دعوے مکالمہ الٰہیہ کا ہے یعنے یہ کہ خدا ان سے کلام کرتا ہے - اور اس دعوی کی بنا اللہ تعالے کی صفت کان کی کان ہے جبکہ وہ خدا کسی سے پہلے کلام کرتا تھا اور اپنی مرضی کا الہام کبھی اپنے پاک بندے پر کرتا تھا تو اب وہ کیوں کسی سے کلام نہیں کر سکتا در اصل خدا گونگا قرار دینا اس سے انکار کرنا ہے اور یہ اسکی شان کے بالکل خلاف امر ہے چونکہ اسکی صفات میں کوئی کمی نہیں ہو سکتی جو وہ جس طرح ازل سے ہے اسی طرح ہمیشہ رہیگا اسی واسطے حضرت مرزا صاحب کا ملہم من اللہ ہونیکا دعوی نہ قرآن اور حدیث کے معارض ہے اور نہ خدا کی صفت کے خلاف پس آپکا دعوی مسیح موعود یا مہدی معہود یا امام وقت یا کرشن یا آخری زمانہ میں خدا کی طرف سے آنے والا ہونیکا جو بھی ہے وہ سب اسی الہام کی بنا پر ہے اور وہ قرآن و حدیث کے بالکل موافق ہے +

ایک احمدی والنٹیر کے جذبات

بفضل مولا ظفر بلیگا بلاشبہ ہم کو اس سفر سے
ثواب دارین پائینگے ہم - نجات پائینگے ہم سفر سے

نہ ہم کو تیروں سے کچھ غرض تھی نہ کام تھا تیغ اور تبر سے
کسی کی الفت میں چھوڑ گھر در نکل پڑی ہے جو بے خطر سے

کروگے کیا جب نظر تمہاری لڑیگی اس شوخ کی نظر سے
چلینگے تیر و تفنگ باہم ملی رہیگی نظر نظر سے

ہزار برسائے آگ دشمن کبھی وہ شدت سے ہونگے پانی
جلا بینگے خرمنِ عدو کو جو بس چلا آہ کے شرر سے

عتاب اس کا ہے بم کا گولہ جو ملک ہستی اجاڑتا ہے
ہماری توبہ بھی وہ سپر ہے بچائیگی اسکے بد اثر سے

چڑھائی ملک عدو پہ ہوگی تو جان لینگے کہ جان دینگے
بہائے خوں گو بجائے آنسو کوئی بشر اپنی چشم تر سے

رسول حق کی رضا ہی ہمیں کہ ہو اولی الامر کی اطاعت
جو جاں نثاری نہ دکھائیں کیونکر سحاب رحمت انہ برسے

رہ اطاعت میں گامزن ہو جو اپنی جانوں سے کھیلتے ہیں
انہیں کو ملتا ہے یار جانی جو لگ رہے ہیں اسکے در سے

گریں نہ کیوں ان پہ بم کے گولے چلیں نہ کیوں تار پر تعب میں
امام دیں سے جو پھر گئے ہیں - نکالے گی کے خدا کے گھر سے

مسیح دوراں کا حکم ہے یہ رعایا برٹش کی جبقدر ہے
دکھائیں سب ملکے جاں نثاری مدد کریں اپنی مال و زر سے

خدا ہو اس سلطنت کا حامی دعا کریں احمدی ہیں جتنے
کہ سلطنت ہے یہ بس اماں کی یہی الٰہی سدا ظفر سے

دعائیں کرتا ہی فضل رحمان کہ ہو وہ خارج عدو جارج
ہمارا محسن بادشہ ہے بس اسپہ بارش کرم کی برسے

(بقلم فضل الرحمن سوداگر حفظہ باری
کلاس قادیان دارالامان)

درس قرآن مجید کے مشتاقوں کو مژدہ

تمام احمدی احباب کو اطلاع ہو (فاروق کے ناظرین اپنے دوسرے احباب کو بھی آگاہ کر دیں) کہ حضرت اولو العزم خلیفہ ثانی نے جو درس قرآن مجید رمضان شریف میں دیا ہی وہ فاروق میں چھپنا شروع ہو گیا ہی ایک روپیہ منی آرڈر بھیجکر کم از کم چار ماہ کے لئے فاروق اپنے نام جاری کرا کے فیضیاب ہوں -

قبولیت دعا کے چھیاسی ۸۶ گر

اس رسالہ میں طریق قبولیت دعا کے مندرج ہیں اور ہر طریق جس آیت یا حدیث سے لیا گیا ہے اس کا حوالہ بھی دیا ہے تشحیذ قادیان سے طلب کریں

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی غفیاہ اللہ بریس میں ایم قاسم علی کے لیے چھپکر شائع ہوا)